111926-اسلام میں اجتهاد کا حکم اور مجتهد کی شروط

سوال

اسلام میں اجتهاد کرنے کا حکم کیا ہے، اور مجتهد کی شروط کیا ہیں ؟

پسندیدہ جواب

شرعی دلائل سے کسی شرعی حکم کا ادراک
کرنے کے لیے جدوجہد کرنے کو اسلام میں اجتهاد کہتے ہیں، اور اور ہر قدرت رکھنے والے
شخص پر ایسا کرنا واجب ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{.اگر تمہیں علم نہیں تو اہل علم سے
دریافت کرلیا کرو}.النحل (43). اور الانبياء (7).

اجتهاد پر قدرت رکھنے والا شخص خود
ہی حق کی پہچان سکتا ہے، لیکن اس کے لیے علم کی وسعت ہونا اور شرعی نصوص پر مطلع
ہونا، اور مرعی اصول اور اہل علم کے اقوال کی معرفت ضروری ہے؛ تا کہ وہ اس کی
مخالفت میں نہ پڑجائے.

کیونکہ لوگوں میں ایسے طالب علم بھی
ہیں جنہوں نے تھوڑا سا علم حاصل کیا اور اپنے آپ کو مجتهد سمجھنا شروع کر دیا ہے،
آپ دیکھیں گے کہ وہ ایسی عام احادیث پر عمل کرتا ہے جس کو خاص کرنے والی احادیث بھی
موجود ہیں، یا پھر وہ منسوخ احادیث پر عمل کرتا ہے جن کی منسوخ احادیث کا اسے علم
نہیں، یا پھر وہ ایسی احادیث پر عمل کر رہا ہے جن کے متعلق علماء کرام کا اجماع ہے
کہ وہ اپنی ظاہر کے خلاف ہیں اور اسے علماء کرام کے اجماع کا علم نہیں ہوتا.

اس طرح کا شخص بہت عظیم خطرے میں ہے،
کیونکہ مجتهد کے پاس شرعی دلائل کا علم ہونا ضروری ہے، اور اس کے پاس ان اصول کا
علم ہونا ضروری ہے جن کی معرفت ہونے پر وہ دلائل سے احکام استنباط کرنے کی استطاعت
رکھ سکتا ہے. جس پر علماء ہیں اس کا بھی علم ہونا چاہیے، تا کہ وہ بغیر علم کے
اجماع کی مخالفت میں نہ پڑجائے؛ جب یہ شروط اس میں موجود ہوں تو پھر وہ مجتهد ہے.

اور اجتهاد کے حصے بھی ہو سکتے ہیں،
وہ اس طرح کہ انسان کسی علمی مسائل میں سے ایک مسئلہ میں بحث و تحقیق کرے تو وہ اس
مسئلہ میں مجتھد ہو گا، یا پھر علم کے کسی باب میں، مثلا باب الطھارۃ کے متعلق بحث
اور تحقیق کرے تو وہ اس میں مجتھد ٹھرے گا" انتہی

فتوی شیخ ابن عثیمین اس فتوی پر شیخ
کے دستخط موجود ہیں.